Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Contributions of Muslim Scholars to Comparative Religion: An Analytical Study of the Thoughts of Sheikh Aḥmad Dīdāt and Ismāʻīl Rājī al-Fārūqī

مسلم علماء کی تقابل ادیان میں خدمات: شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے افکار کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details
1. Tooba Fatima
M. Phil Scholar, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK, Punjab, Pakistan.
akhan7708303@gmail.com
2. Dr. Muhammad Shahid Habib
Assistant Professor, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK, Punjab, Pakistan.

Citation
Fatima, Tooba and Dr. Muhammad Shahid Habib " The Contributions of Muslim Scholars to Comparative Religion: An Analytical Study of the Thoughts of Sheikh Aḥmad Dīdāt and Ismāʻīl Rājī al-Fārūqī."Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 265− 287.

Submission Timeline
Received: Sep 14, 2024
Revised: Oct 04, 2024
Accepted: Oct 25, 2024
Published Online: Nov 07, 2024

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Contributions of Muslim Scholars to Comparative Religion: An Analytical Study of the Thoughts of Sheikh Aḥmad Dīdāt and Ismāʻīl Rājī al-Fārūqī

مسلم علماء کی تقابل ادیان میں خدمات: شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے افکار کا تجزیاتی مطالعہ

*طوبیٰ فاطمہ * ڈاکٹر محمد شاہد حبیب

Abstract

This article presents a comparative analysis of the contributions of Sheikh Ahmed Deedat and Ismail Raji Al-Faruqi, two prominent Muslim scholars of the 20th century, in the field of interfaith dialogue. Sheikh Ahmed Deedat, known for his charismatic and confrontational debating style, primarily engaged in public debates and dialogues aimed at defending Islam and challenging the doctrines of Christianity and Judaism. In contrast, Ismail Raji Al-Faruqi adopted a more academic and philosophical approach, emphasizing the importance of understanding and integrating knowledge across religious boundaries. This article examines their differing methodologies and perspectives. Through this comparative study, we gain insights into the diverse strategies employed by Muslim scholars in engaging with other faiths and the impact of their work on promoting religious dialogue and understanding.

Keywords: Interfaith Dialogue, Sheikh Ahmed Deedat, Ismail Raji Al-Faruqi, Comparative Religion, Islamic Thought, Religious Understanding and 20th century Muslim Scholars.

تعارف موضوع

تقابلِ ادیان مختلف ادیان و مذاہب کے درمیان مماثلت اور اختلافات کا مطالعہ ہے۔ یہ مطالعہ کا نسبتاً نیا شعبہ ہے جو کہ انیسویں صدی میں متعارف ہوا۔ تقابلِ ادیان متعدد وجوہات کی بناء پر مطالعہ کا ایک قابلِ قدر میدان ہے۔ یہ ہماری اپنی مذہبی روایات کو دوسری روایات سے موازنہ کر کے بہتر طور پر سمجھنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے۔ اس موضوع پر بہت سی کتابیں اور مضامین موجود ہیں اور متعدد علمی جرائد بھی ہیں جو تقابلی مذاہب پر مرکوز ہیں۔ تقابلِ ادیان ایک نہایت اہم علمی و تحقیقی شعبہ ہے جو مختلف مذاہب کے اصول و عقائد، تاریخی پسِ منظر، رسومات اور فلسفیانہ نظریات کا تقابلی مطالعہ کرتا ہے۔ اس شعبے کا بنیادی مقصد مختلف مذاہب کے درمیان مشترکہ نکات اور اختلافات کی نشاندہی کرنا اور بین

* ایم فل اسکالر، اسلامک اسٹڈیز، KFUEIT RYK،IHA، پنجاب، پاکستان۔
* اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک اسٹڈیز، KFUEIT RYK،IHA، پنجاب، پاکستان۔

المذاہب مکالمے کو فروغ دینا ہے۔ یہ علم دنیا بھر میں مختلف مذہبی روایات اور ثقافتوں کے درمیان بہترین سمجھ بوجھ اور احترام پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

تقابلِ ادیان کے مطالعے میں مختلف مذاہب کی مقدس کتب جیسے قرآن، بائبل، وید اور تورات کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔ ان کتب کی تاریخی، اخلاقی اور فلسفیانہ اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح مختلف مذاہب کے عقائد جیسے خدا، نبی، آخرت اور دیگر بنیادی اصولوں کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ یہ مطالعہ نہ صرف مختلف مذاہب کی مشترکہ اقدار کو سامنے لاتا ہے بلکہ ان کے مخصوص نظریات اور اصولوں کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ تقابلِ ادیان کے ماہرین مختلف مذاہب کی رسومات اور عبادات جیسے نماز، روزہ، حج اور دیگر مذہبی رسومات کا بھی تجزیہ کرتے ہیں۔ اس تجزیے کے ذریعے مختلف مذاہب کی مذہبی زندگی اور عملی پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ تقابلِ ادیان کا ایک اور اہم پہلو مختلف مذاہب کی تاریخ اور ان کے ارتقاء کا مطالعہ ہے۔ اس مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مذاہب کیسے وجود میں آئے، کیسے پھیلتے رہے، اور وقت کے ساتھ کیسے تبدیل ہوتے رہے۔ مسلم علماء نے تقابلِ ادیان کے میدان میں تاریخ ساز نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ بیسویں صدی ان خدمات کے تسلسل سے جڑی ہوئی ہے جس میں متعدد علماء نے مختلف مذاہب کا مطالعہ کرکے اہم علمی و قلمی کاوشیں کیں۔ جن میں اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت اور بدھ مت شامل ہیں۔

بیسویں صدی میں تقابلِ ادیان کے موضوع پر کام کرنے والے اہم مسلم مفکرین میں سے چند قابلِ ذکر مفکرین یہ ہیں:

1۔ شیخ احمد دیدات 2۔ اسماعیل راجی الفاروقی

بیسویں صدی میں تقابلِ ادیان میں مسلم اسکالرز کی خدمات نمایاں اور دوررَس ہیں۔ انہوں نے مذاہب کے مطالعہ کے لیے زیادہ رواداری اور سمجھ بوجھ کو فروغ دینے میں مدد کی ہے اور ان کا کام آج بھی اثر پذیر ہے۔ بیسویں صدی کے دوران مذہبی علوم کے متحرک منظر نامہ میں، مسلم اسکالرز تقابلِ ادیان کے میدان میں اہم شراکت دار بن کر ابھرے۔ اس دور نے مختلف مذہبی روایات کے درمیان خیالات، عقائد اور طریقوں کے عمیق تبادلے کا مشاہدہ کیا جس سے انسانی روحانیت کو تشکیل دینے والی پیچیدگیوں کی تفہیم کو فروغ ملا۔ اس پسِ منظر میں مسلم اسکالرز نے مشترکہ اقدار، فلسفیانہ باریکیوں اور مذہبی جہتوں کو کھولنے کے لیے دنیا کے مذاہب کے ساتھ مل کر تحقیق و تدقیق کا آغاز کیا۔ ان کی انتھک کوششوں نے نہ صرف بین المذاہب گفتگو کو قوت بخشی بلکہ انسانیت کی روحانی جستجو کے باہم جڑے ہوئے نقوش کی نقاب کشائی بھی کی۔ مختصراً، تقابلِ ادیان ایک وسیع اور اہم علمی میدان ہے جو مختلف مذاہب کے مابین بہتر سمجھ بوجھ، احترام اور عالمی امن کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس علم کے ذریعے ہم مختلف مذاہب کی خوبصورتی، گہرائی اور ان کی مشترکہ اقدار کو سمجھ سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام کرسکتے ہیں۔

علمِ تقابلِ ادیان کی غرض وغایت

تقابلِ ادیان کی غرض یہ ہے کہ اس عالَم میں موجود معروف مذاہب اور ادیان کی تعلیمات کا اس طرح موازنہ کیا جائے کہ اس میں کسی بھی مذہب کی طرفداری نہ کی جائے۔ بلکہ تمام مذاہب میں پائی جانے والی صفات اور خصوصیات کا اِقرار قلب کی گہرائیوں سے کیا جائے۔ تقابلِ ادیان سے مراد مذاہبِ عالَم کے عقائد و عبادات اور رسوم ورواج کا ایسا منصفانہ جائزہ ہے جس سے ہر مذہب کی اہمیت، اُس کی صفات اور نَقص روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائیں۔ تقابلِ ادیان کے مطالعہ کے مابین اگر کسی دین کی کوئی خاصیت واضح ہوتی ہے تو بِلا جھجک اس کی تحسین کی جائے۔ علاوہ ازیں اگر کوئی نقص ہے تو اسے دلائل سے مسترد کیا جائے تاکہ حق اور سچ تک رسائی کا حصول ممکن ہوسکے۔

نسلِ نَو اور تعلیم یافتہ لوگوں کے اس پر شعوری ایمان لانے کے لیے دینِ اسلام کے فضائل کو عقلی دلائل سے اور دینِ اسلام کے حق ہونے کو تاریخی شواہد سے ثابت کیا جائے، تاکہ نئی نسل دل سے اسلام قبول کرے اور اپنی طرزِ زندگی میں ایسا تغیر و تبدل لائے جس کی انہیں طلب ہو۔ چنانچہ تقابلِ ادیان کی بحث کو درست نتائج پر پہنچانے کے لیے یہ بات اہم ہے کہ تقابل کرنے کے لیے پہلے چند اصول وضوابط طے کر لیے جائیں تاکہ اُن پر سختی کے ساتھ عمل کیا جاسکے۔

تقابلِ ادیان کے اہم ترین چار اصول

تقابلِ ادیان کے اصول درج ذیل ہونا چاہییں:

1. یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک مذہب کی تعلیمات کے صحیح ثبوت کے لیے دوسرے مذاہب کی تعلیمات کو غلط قرار دیا جائے۔
2. یہ ضروری نہیں ہے کہ حق و صداقت ایک مذہب میں موجود ہو اور دوسرے مذاہب میں حق و صداقت کلّی طور پر موجود نہ ہو۔ حق کا ہمارے مذہب میں پایا جانا اور دوسرے مذاہب میں بھی پایا جانا کسی مذہب کے نقص کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ دونوں مذاہب کسی ایک مشترک چشمہ حق سے وابستہ ہیں۔
3. جس شخص کا یہ دعویٰ ہو کہ دوسرے مذاہب کے مقابلے میں صرف اُسی کا مذہب حقیقی اور سچا ہے، وہ نہ صرف دوسرے مذاہب پر بلکہ حق اور سچائی پر بھی ظلم کرتا ہے۔ تمام تر الہامی مذاہب کا جائزہ لینے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ صدق و حقیقت تمام اِلہامی مذاہب میں موجود ہے۔ البتہ محقق کسی ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح دیتے ہیں تو اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اُن کی نگاہ میں وہ مذہب تجلیاتِ حق کا بھرپور مظہر ہوتا ہے۔ تقابلِ ادیان کی تحقیق کرنے والے کسی بھی عالم کو یہ پیشگی فیصلہ کرکے نہیں بیٹھ جانا چاہیے کہ جس مذہب سے اُس کا تعلق ہے اُس کے سوا تمام مذاہب حق سے خالی ہیں۔ بلکہ اُسے یہ سمجھنا چاہیے کہ اُس نے حق و ظلمت دونوں میں اپنی عقل اور مذاہب میں تمیز سے کام لینے کی صلاحیت کو استعمال کرکے حق کو حق اور ظلمت کو ظلمت ثابت کرنا ہے۔
4. کسی بھی مذہب کی تحقیق میں اس بات کا خصوصی دھیان رکھنا چاہیے کہ اس مذہب کے بارے میں تعصب رکھنے والے اور صرف اُس مذہب کی اتباع کرنے والے دونوں کی تصانیف کے مطالعہ سے پرہیز کیا جائے۔ اگر اس تحقیقات کے صحیح نتائج اخذ کرنا ہوں تو اِس مذہب کو دوسروں کی نظر سے دیکھنے کے بجائے یہ دیکھا جائے کہ یہ مذہب خود اپنے آپ کو کس شکل میں پیش کرتا ہے۔ اس کے لیے ہر مذہب کے اصل مآخذ کا بہت ہی گہرائی اور گیرائی کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہیے اور پھر حقائق کی رُو سے یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ مذہب کہاں تک صحیح اور کہاں تک غلط ہے اور اپنی رائے کے قیام کے بعد دوسروں کی رائے اور فکر کا مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا اور اس طرح حق و باطل میں بآسانی فرق کیا جاسکتا ہے۔[1]

مطالعہ تقابلِ ادیان کے فوائد

1. تقابلِ ادیان کا مطالعہ مفید معلومات کے حصول اور مطالعہ میں وسعت پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
2. مختلف مذاہب میں پائی جانے والی چند مشترک تعلیمات جو ازلی اور ابدی انسانی اقدار ہیں اور حقیقت میں یہی سچی اور پائیدار اقدار ہیں جو ہر زمانہ اور مذہب میں موجود رہی ہیں۔

---

[1] Dīdāt, Aḥmad, *Yahūdiyat, ʿĪsāyat aur Islām*, trans. Miṣbāḥ Akram (2010), 29.

3. مذاہب کے مطالعہ سے یہ اصلیت بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہادیانِ مذاہب عالی ہمت، راست گو، مستقل مزاج اور نسلِ انسانی کا بہترین گروہ تھا جو ہم سب کے لیے انتہائی قابلِ فخر اور قابلِ تعظیم طبقہ ہے۔ اور دوسری طرف اُن کے مخالفین کینہ پرور، نفس پرور، دنیا پرست، کم ہمت، بے صبرے اور گھٹیا کردار کے حامل تھے۔ لہٰذا ہمیں اخلاقِ رذائل سے پرہیز کرنا چاہیے اور فضائلِ اخلاق کو اپنانا چاہیے۔
4. تقابلِ ادیان کے مطالعہ سے حق و باطل کے مابین کشمکش کا پتا چلتا ہے جو ابتداءِ آفرینش سے خیر و شر اور انسان و شیطان کے درمیان برپا ہے۔
5. مذاہب کے مطالعہ سے ہمیں علم حاصل ہوتا ہے کہ ہر قوم اور ہر زمانہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہدایت دینے والے تشریف لاتے رہے اور تمام انسانیت کو خالقِ برحق کی عبادت کی طرف بلاتے رہے۔
6. مطالعہ تقابلِ ادیان نہ صرف ہماری دینی معلومات میں اضافہ کرتا ہے بلکہ علم واستدلال کی نئی راہیں کھولتا ہے۔
7. تقابلِ ادیان سے غیر شعوری ایمان کو شعوری ایمان اور عقائد کو مستحکم بنانے میں مدد ملتی ہے۔ نیز اس حقیقت کا علم ہوتا ہے کہ بعض اقوام نے نیکی اور بھلائی کی راہ اختیار کرکے فلاح وسعادت پائی اور بعض قومیں ظلم، بغاوت اور سرکشی کرتے ہوئے شیطان کی راہ پر چلیں اور اپنی مادّی قوت اور اقتصادی خوش حالی کے باوجود تباہی وہلاکت سے دوچار ہوئیں۔
8. مذاہب کے مطالعہ سے ہمیں مواعظت اور عبرت کے سبق بھی ملتے ہیں۔

قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اُنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ "ترجمہ: "دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا"

غرض یہ کہ تقابلِ ادیان کا مطالعہ بیش بہا فوائد کا حامل ہے۔[2]

المبحث الاول: شیخ احمد دیدات کا تعارف اور تقابل ادیان میں ان کی خدمات

أ. شیخ احمد دیدات کا تعارف

عالمِ اسلام کی عظیم علمی شخصیت شیخ احمد دیدات 1918ء میں بھارتی گجرات کے شہر سورت کے ایک گاؤں ٹڈکیشور میں پیدا ہوئے۔[3] شیخ احمد دیدات کے والدِ محترم کا اسمِ گرامی حسین کاظم دیدات اور والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی فاطمہ دیدات تھا۔ والدین نے آپ کا خاندانی نام احمد حسین دیدات رکھا۔ آپ کا تعلق گجراتی میمنوں کی ذیلی ذات دیدات سے تھا جو کہ آپ کے نام کا حصہ اور لاحقہ ہے۔ شیخ احمد دیدات کا شمار بیسویں صدی کی علمی اور دینی شخصیات میں ہوتا ہے۔ اگر یہ پوچھا جائے کہ بیسویں صدی کا سب سے مؤثر اور اعلیٰ پایہ کا دانشور کون ہے تو تقریباً 80 فیصد لوگوں کا جواب یہ ہوگا کہ وہ شیخ احمد حسین دیدات ہیں۔ شیخ احمد دیدات نے ایک بہت ہی غریب خاندان میں پرورش پائی تھی۔ ان کے والدِ محترم پیشے کے لحاظ سے ایک خیاط تھے۔ شیخ احمد دیدات جنوبی افریقہ سے تعلق رکھنے والے ہندوستانی نژاد، مسلمان اسکالر، مصنف اور خطیب تھے۔[4]

شیخ احمد دیدات کا کام اور ان کے لیکچرز عیسائی علماء میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی تقابلِ مذاہب اور اسلام کی ترویج کے کام کے لیے وقف کردی۔ انہوں نے اپنی فصاحت ودانش مندی سے اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب کے بارے میں اپنی معلومات سے سامعین کو

---

[2] Dīdāt, Aḥmad, *ʿĪsāyat aur Islām*, 30.
[3] Dīdāt, Aḥmad, Archived 18 August 2013 at the Wayback Machine, Islamic Research Foundation. Retrieved 29 July 2009.
[4] Dziewanski, Dariusz, "Remembering the Life of Sheikh Ahmed Deedat," *Al Jazeera*, 8 August 2015. Retrieved 15 August 2015.

مسحور کر دیا۔ وہ فروغِ اسلام اور بین المذاہب مکالمے میں اپنے کام کے حوالے سے علمی دنیا میں ایک منفرد مقام کے حامل ہیں۔ شیخ احمد دیدات بیس سے زائد زبانوں میں اپنی مہارت رکھنے کے اعتبار سے اپنی فصاحت و بلاغت سے سامعین کو قائل کر سکتے تھے۔ شیخ احمد حسین دیدات نے تقابلِ ادیان میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں اور مذاہب کے درمیان تقابل کی اہمیت واضح کی ہے۔

ب. مذہبِ یہودیت اور اسلام کا تقابل

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل میں انبیاء کرام کا ایک طویل سلسلہ مبعوث کیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان میں صاحب شریعت رسول تھے۔ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء کی تعلیم خالص توحید، رسالت اور آخرت پر مبنی تھی اور اس وقت ان کا اصل دین دینِ اسلام ہی تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بنی اسرائیل کے کاہنوں، ربیوں اور احبار نے اپنے خیالات اور رجحانات، مطالعہ، شرکیہ عقائد، باطل رسوم کو شامل کر کے صدہا برس میں خود ساختہ مذہبی ضوابط کا ایک ڈھانچہ تیار کیا اور اسے یہودیت کا نام دیا۔ لہٰذا ہم اسلام کا اسی یہودیت کے ساتھ موازنہ پیش کریں گے۔

*** وحدانیت کا تصور اسلام میں**

توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور باقی تمام عقائد اور ایمانیات اسی عقیدہ توحید کے تحت آتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ () اَللّٰهُ الصَّمَدُ () لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ () وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ () "[5]

ترجمہ: "اے نبی! آپ لوگوں کو بتا دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اُس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اُس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں۔"

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ () "[6]

ترجمہ: "اے لوگو! اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور اُن لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے گزرے ہیں، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

دینِ اسلام میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات میں سے ایک اہم صفت کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: " اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ "[7] ترجمہ: "بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

*** وحدانیت کا تصور یہودیت میں**

اسلام کے برعکس یہودیوں کی مذہبی کتاب تورات میں خدا کا تصور ملاحظہ کریں:

"خداوند انسان کو اس سرزمین پر پیدا کر کے پچھتایا اور کہا میں نے جس انسان کو پیدا کیا نہ صرف اسے بلکہ حیوان اور پرندوں تک کو ہلاک کر دوں گا کیونکہ ان کے بنانے سے میں ملول ہوا ہوں۔" تورات کے مذکورہ بیان سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ خدا انسانوں کی طرح ایک کام کرتا ہے

[5] al-Ikhlāṣ, 112:1-4.
[6] al-Baqara, 2:21.
[7] al-Baqara, 2:20.

اور پھر بوجوہ اپنے کیے پر پچھتاتا ہے۔ یہودی عقیدہ توحید کو یہودی عقائد کا ایک اہم جزو قرار دیتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے اس کی نفی کر دی ہے۔ قرآن پاک میں ہے: " وقالت الیهود عزیر ابن الله "ترجمہ:" اور یہود کہتے ہیں کہ حضرت عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ " جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ "[8] ترجمہ: "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

اس سے ثابت ہوا کہ اسلام ہی وہ حقیقی مذہب ہے جس میں عقیدہ توحید اپنے خالص رنگ میں موجود ہے اور شرک کو بہت بڑا ظلم قرار دیا گیا ہے۔

*** اسلام کی مذہبی کتاب**

مسلمانوں کے مذہب کی بنیاد کتابِ مبین قرآن کریم ہے۔ جو اپنے نزول سے لے کر قیامت تک اپنی اصل حالت میں موجود رہے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی مبارک زندگی میں اسے محفوظ کروایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک بڑی جماعت کے سینوں میں بھی یہ محفوظ رہا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون "[9]

ترجمہ: "ہم نے اسے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔"

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ اس جیسا کلام کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ()"[10]

ترجمہ: "اور اگر تم اس (قرآن) کے بارے میں ذرا بھی شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر اُتارا ہے، تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور اگر سچے ہو تو اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو۔"

مزید یہ کہ قرآن پاک کسی ایک فرد یا قوم کی اصلاح کے لیے نہیں بلکہ تمام جہانوں کی نصیحت کے لیے نازل فرمایا گیا۔

*** یہودیوں کی دینی کتاب**

یہودیوں کے مذہبی ادب کا جائزہ لینے پر یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یہودیوں کا موجودہ مذہبی ادب وہ نہیں جو ان کے انبیاء پر نازل ہوا تھا۔ یہود نے اپنی مرضی کی باتیں شامل کر کے اس میں ترمیم و تنسیخ کر دی اور قرآن کریم نے اس بات کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا:

"فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ () "[11]

---

[8] al-Ḥijr, 15:9.
[9] al-Baqara, 2:23.
[10] al-Baqara, 2:23.
[11] al-Baqara, 2:79.

ترجمہ: "لہٰذا تباہی ہے اُن لوگوں کی جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں، پھر (لوگوں سے) کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، تاکہ اس کے ذریعے تھوڑی سی آمدنی کمالیں۔ پس تباہی ہے ان لوگوں پر اُس تحریر کی وجہ سے بھی جو ان کے ہاتھوں نے لکھی، اور تباہی ہے اُن پر اُس آمدنی کی وجہ سے بھی جو وہ کماتے ہیں۔"

چنانچہ مذہبی کتب کے معالمے میں بھی اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس کی تعلیمات بِلا ردوبدل آج بھی موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گی۔ جب کہ یہود کی کتاب اپنی اصل صورت میں موجود نہیں تو ظاہر ہے انبیاء کی تعلیمات کے درست ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

* **دینِ اسلام کے رہنما**

ہمارے مذہب کی بنیاد ہی رسول کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ کیونکہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے جو کلمہ پڑھنا ضروری ہے اس میں بھی رسول کی صداقت ورسالت کی گواہی رکھی گئی ہے۔ محمد ﷺ کی ذات پر ایمان ہی ہمارے ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ اپنے نبی سے مضبوط تعلق ہی ہمارے دین کا شعار ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله یغفرلکم ذنوبکم "[12]

"اے نبی! کہہ دیجیے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو جس کے صلہ میں اللہ نہ صرف تم سے محبت کرے گا بلکہ تمہارے گناہوں کو بھی بخش دے گا۔"

چنانچہ یہودیت کے مقابلہ میں اسلام کا عقیدہ رسالت واضح اور افراط و تفریط سے پاک ہے۔

* **دینِ یہود کے رہنما**

یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا سب سے بڑا پیغمبر مانتے تھے۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی لیکن یہودیوں نے اپنی شرارتوں سے تورات کی ترتیب اور اس کے قوانین کو عملی جامہ پہنانے کا موقع ہی نہیں دیا۔ کتاب میں ترمیم و تنسیخ کی، ایک کی جگہ تورات کی مختلف کتابیں پائی جاتی ہیں اور انہوں نے اپنے پیغمبروں کی عصمت کے بارے میں بھی بہتان تراشیاں کیں۔ (نعوذ باللہ) اور اپنے انبیاء کے احکام ماننے سے انکار کیا۔ جس کی وجہ سے انبیاءِ یہود کی زندگیوں کا عملی رخ تاریخ محفوظ نہ کر سکی۔

* **عقیدہ آخرت اسلام کی رو سے:**

اسلام کے عقیدہ آخرت پر تمام اعمال کی عمارت قائم ہے۔ اسلام اس دنیا کی زندگی کو عارضی قرار دیتے ہوئے آخرت کی زندگی کو مستقل قرار دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"و اتقوا یوما ترجعون فیه الی الله ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون "[13]

ترجمہ: "اور اس دن سے ڈرو جب تم اللہ کی طرف لوٹو گے اور ہر شخص کو جو اس نے کیا ہے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو گی۔"

---

12 Āl ʿImrān, 3:31.
13 al-Baqara, 2:281.

اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا کہ دنیا میں کیے گئے اچھے اعمال کی بناء پر اسے آخرت میں اس کا بہترین صلہ دیا جائے گا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ () وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ () "[14]

ترجمہ: " چنانچہ جس نے ذرّہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اُسے دیکھے گا۔ اور جس نے ذرّہ برابر کوئی بُرائی کی ہوگی، وہ اُسے دیکھے گا۔"

* **یہود کی رو سے عقیدہ آخرت**

یہودی بھی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنے آپ کو اللہ کی پسندیدہ قوم قرار دیتے ہوئے ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رہنے کی بات کرتے ہیں، چاہے نیک اعمال کریں یا نہ کریں۔

ت. دینِ عیسائیت اور دینِ اسلام کا تقابل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ برگزیدہ اور برحق رسول ہیں۔ دونوں کی تعلیمات حق ہیں اور عقل و فطرت کے عین مطابق ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسائیت کا بھی حلیہ بگاڑ دیا گیا اور نئے باطل اور مشرکانہ عقائد عیسائیت میں شامل کر دیے گئے۔ چنانچہ موجودہ دینِ مسیح اصل سے بالکل مختلف ہے۔ لہٰذا ہمارا موازنہ بھی اسی کے مطابق ہوگا۔

* **موجودہ عیسائیت اور عقیدہ توحید**

موجودہ عیسائیت کے درج ذیل بنیادی عقائد ہیں:

خدا تین ہیں۔ خداوندِ خدا، خداوندِ یسوع اور روح القدس۔ یہ تینوں مل کر ایک بھی ہیں یعنی تین میں ایک اور ایک میں تین۔ اس طرح اس عقیدے میں خدا کی ذات وصفات اور افعال میں شرک کیا گیا ہے۔

* **اسلام میں عقیدہ توحید**

عیسائیت کے برعکس اسلام خالص توحید کا علمبردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال میں کوئی اس کے مثل نہیں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لیس کمثلہ شیء " ترجمہ: " اس کے مثل کوئی نہیں۔" اسلام میں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: " و الھکم الہ واحد لا الہ الاّ ھو الرحمٰن الرحیم " ترجمہ: " تمہارا معبودِ حقیقی صرف ایک اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔" اسلام میں ہر قسم کے شرک سے منع فرمایا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ "[15] ترجمہ: " اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یقین جانو شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔" اور مزید فرمایا: " لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ "[16] ترجمہ: " جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے، وہ یقیناً کافر ہو گئے ہیں۔"

* **دینِ عیسائیت کے رہنما**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں مکمل تفصیلات عیسائیت کی کتب میں محفوظ نہیں ہیں۔

---

14 al-Zalzalah, 99:7-8.

15 Luqmān, 31:13.

16 al-Māʾidah, 5:17.

* دین اسلام کے رہنما

جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کی تمام تفصیلات قرآن اور حدیث میں محفوظ ہیں۔

* عیسائیت کی مذہبی کتب

عیسائیت کی کتب (اناجیل) غیر محفوظ، تحریف اور ترمیم شدہ ہیں۔ یہ کتب نہ تو اپنی اصل زبان میں اور نہ ہی اصلی حالت میں دستیاب ہیں۔

* اسلام کی مذہبی کتاب

اسلام کی مقدس کتاب قرآن پاک تحریف وترمیم سے محفوظ ہے۔ نیز قیامت تک کے لیے اس کی اصل زبان اور اس کی تعلیمات محفوظ رہیں گی۔ اس کی حفاظت کتابت اور حفظ کے ذریعے کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا۔

البحث الثانی: ڈاکٹر اسماعیل راجی الفاروقی کا تعارف اور تقابل ادیان میں ان کی خدمات

الف۔ تعارف

عالَم اسلام کی معروف دینی شخصیت ڈاکٹر اسماعیل راجی الفاروقی یکم جنوری 1921ء میں فلسطین کے شہر جافا میں پیدا ہوئے۔ اسماعیل راجی الفاروقی کے والدِ محترم کا نام عبد الہدیٰ فاروقی تھا۔ والدین نے آپ کا نام اسماعیل راجی الفاروقی رکھا۔ ڈاکٹر اسماعیل راجی الفاروقی کا شمار بیسویں صدی کی معروف دینی شخصیات میں ہوتا ہے۔ اسماعیل راجی الفاروقی ایک فلسطینی نژاد امریکی فلسفی اور اسلام کے سب سے زیادہ دانش مند، تاثر انگیز اور فیض مند مسلم عالم ہیں۔ جو مذہبی مذاکرات میں امن کے بڑے فراہم کنندہ ہیں۔ آپ نے ایک مذہبی گھرانے میں پرورش پائی۔ آپ کے والدِ محترم ایک اسلامی قاضی اور مذہبی آدمی تھے۔ اسماعیل راجی الفاروقی نے اپنی زندگی خاص طور پر مغربی تعلیمی اداروں میں اسلام کے مطالعہ اور ترویج کے لیے وقف کر دی۔ الفاروقی مذہبی امور، فلسفہ، تاریخ اور انسانیت میں ماہر تھے۔ اسماعیل راجی الفاروقی نے نوجوانوں کو اسلامی اصولوں کے پھیلاؤ اور انسانیت کی اہمیت کی جانب راغب کیا۔ الفاروقی کی سوچ قرآنی تعلیمات، اسلامی تاریخ اور فلسفیانہ تجزیے پر مبنی تھی۔

اسماعیل راجی الفاروقی کا کام نہ صرف مذاہب کے تقابلی مطالعہ پر مبنی ہے بلکہ مسائل جیسے کہ توحید یعنی "خدا کی وحدانیت" اور اسلام کے بارے میں وسیع علم پر بھی ہے۔[17] اسماعیل راجی الفاروقی نے بین الاقوامی سطح پر کتابیں اور مضامین تصنیف کیے، جنہوں نے ان کی تحریروں کو غیر معمولی قیمتی بنایا۔ الفاروقی نے یہودیت اور اسلام جیسے مذاہب کی انگریزی اور عربی زبانوں میں کتابوں کی تدوین کر کے ترجمہ بھی کیا۔ ان کی چھ مکمل کتب میں سے تین تراجم شدہ کتب ہیں جن میں مختلف تصورات کی وضاحت کے بہت سارے مضامین شامل ہیں۔ ان کا زیادہ تر کام اسلام، عیسائیت اور دیگر عقائد کے درمیان کچھ موازنہ پر مبنی ہے۔

الفاروقی نے 25 کتب کے علاوہ مختلف علمی جرائد اور رسائل کے لیے 100 سے زائد مضامین لکھے جن میں سب سے زیادہ قابلِ ذکر مضمون "Christian Ethics: A Historical & Systematic Analysis of Its Dominant Ideas" ہے۔ انہوں نے معاشیات اور ماورائی فلسفہ، فطرت اور انسانوں کے حقوق جیسے دیگر موضوعات پر بھی تبصرہ کیا۔ ان کے پاس مختلف مذاہب کے

[17] Tasnim Abdur Rahman et al., "Al-Faruqi's Fundamental Ideas and Philosophy of Education," *Dinamika Ilmu: Journal Pendidikan,* 15(2) (2015): 235-247.

متضاد مطالعات (1963-1986) پر بہت زیادہ شائع شدہ کام تھا جس نے علم کا ایک مجموعہ فراہم کیا جیسے کہ بنیادی عیسائی اخلاقیات جو 1967ء میں شائع ہوئی تھی، جس نے مذہبی اصولوں کو متعارف کرایا، جو ہر مذہب کی تشخیص کا ذریعہ ہے۔

اہمیت اس بات میں ہے کہ اسماعیل راجی الفاروقی نے نہ صرف باہم مربوط تقابلی مذہبی مطالعہ کیا بلکہ انہیں مختلف مضامین میں بھی شامل کیا۔ جس سے اسلام کے بارے میں سائنسی اور حقیقت سے بھرپور عقلی دلائل بھی مل سکتے تھے۔ ان آراء نے پوری دنیا میں اسلام کے دفاع میں بہت مدد کی کیونکہ تمام جہان میں متعدد لوگ اسلام کے متعلق متضاد تصورات رکھتے ہیں اس لیے وہ اس سچے مذہب کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسماعیل راجی الفاروقی کی کوششوں نے اس منفیت کو دور کرنے میں بہت مدد کی۔

اسماعیل راجی الفاروقی کی حیات اور کارگزاری عالم اسلام کے لیے ناقابلِ فراموش ہے۔ ان کی تحقیقات اور فکری معیار کا ادبی، تعلیمی اور فکری حلقوں میں بڑے پیمانے پر اعتراف کیا جاتا ہے۔ اسماعیل راجی الفاروقی نے انڈیانا یونیورسٹی اور ہارورڈ یونیورسٹی میں اسلامی فلسفے اور الٰہیات پر توجہ دی اور وہاں سے انہوں نے فلسفے میں ڈگریاں حاصل کیں۔[18]

ب۔ عیسائیت اور یہودیت میں اسماعیل راجی الفاروقی کی خدمات

اسماعیل راجی الفاروقی کے مطابق یسوع مسیح کی اخلاقیات یہودی پسِ منظر پر مبنی ہیں۔ یسوع کی اخلاقیات پر بحث کرنے سے پہلے الفاروقی نے عبرانی نسل پرستی کی نوعیت کی وضاحت کی۔ عبرانی نسل پرستی یا دوسری اصطلاح میں "نسلی علیحدگی" ایک ایسا تصور ہے جو انہیں انسانی تاریخ میں پہلا نسل پرست بناتا ہے۔ یہ تصور بنیادی طور پر خدا کے منتخب کردہ لوگوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ وہ اپنی نسلی شناخت اور سیاسی شناخت کو ناقابلِ تسخیر اقدار سمجھتے ہیں۔ اُن کا کلام صرف اُن کا ہے، اُن کے آباؤ اجداد نے صرف اُن کے فائدے کے لیے ان کی زبان میں لکھا۔ خدا ایک شخص، ایک خاندان یا ایک جماعت کے حق میں ہے اور ان پر خدا کا احسان غیر منطقی اور بے بنیاد ہے۔ وہ صرف خدا کی طرف سے بغیر کسی وجہ کے منتخب کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح ان کے لوگ باقی انسانیت سے اوپر کھڑے ہیں اور عبرانی غیر عبرانی سے صرف اس لیے بہتر ہے کہ وہ عبرانی ہے۔ اس کے علاوہ وہ جو بھی کام کرتے ہیں وہ عبرانی صحیفے میں ہدایت کردہ قانون پر مبنی ہونا چاہیے کہ وہ خود خدا کے بجائے اپنے کلام کی عبادت کر رہے تھے۔ ان کے پاس قانون کا دوہرا معیار بھی ہے جو دوہرا انصاف ہے۔ انصاف صرف ساتھی یہودیوں کے درمیان ہو سکتا ہے لیکن غیر یہودیوں کے ساتھ نہیں، مثال کے طور پر سود۔ عبرانی صحیفے میں حرمتِ سود کا حکم ہے اس لیے یہودیوں کو اپنی یہودی برادری کے ساتھ معاملات کرتے وقت سودی معاملہ اس میں شامل کرنے کی اجازت نہیں ہے، لیکن وہ غیر یہودیوں کے ساتھ لین دین کرتے وقت سود پر عمل کر سکتے ہیں۔

یسوع اس قسم کے اخلاقی انحطاط کے حالات میں پیدا ہوئے تھے۔ اُن کا مشن اُس وقت کے یہودیوں کی بدترین حالت کو بحال کرنا یا اصلاح کرنا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سب سے اہم تعلیمات خدا کی بادشاہی، اخلاقیات کی داخلی شکل اور خود کو تبدیل کرنا تھیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اسرائیل کی بادشاہی کے بجائے خدا کی بادشاہی تلاش کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی روحانی بادشاہی ہے اور یہ روحوں پر مشتمل ہے جن کی مرضی خدا کے عزم کے تحت آتی ہے۔ خدا کی بادشاہی اس دنیا میں اور موت کے بعد بھی موجود ہے۔ اخلاقیات کی داخلی حیثیت بذاتِ خود اسرائیل کی آفاقیت ہے۔ اس کا مقصد عالمگیر انسانیت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ قدر بھی ہے اور یہ یہودی قانون کے آئیڈیل کے

[18] Esposito, John L., *The Oxford Encyclopedia of the Islamic World* (Oxford University Press, 2009), 45

برعکس ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اخلاقیات پر کام کرنے والے پر زور دیا۔ ایک کام کرنے والے کا ارادہ اخلاقیات کا سرچشمہ ہوتا ہے، اس سے پیدا ہونے والے اثرات افادیت کے قانون کے مطابق اچھے یا بُرے ہوسکتے ہیں۔ لیکن نیت وہ ہے جو عمل کو اس کا اخلاقی کردار عطا کرتی ہے۔ لہٰذا نفس کی پیروی کرنے والے میں بنیادی تبدیلی توبہ کے عمل سے آتی ہے۔ خدا کے تئیں اس کے رویے میں تبدیلی کا تعلق انسان کی روح کے خدا کی طرف مائل ہونے سے ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ انسان کے باطن کو تبدیل کرنے کے لیے ہے، تاکہ خدا کی مکمل پہچان کو حاصل کیا جاسکے۔ خود کی تبدیلی وہ کردار پیدا کرتی ہے جس سے غیر اخلاقی اعمال لازمی طور پر بہہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان میں یہاں اور وہاں کوئی اچھا کام نہیں بلکہ زندگی کا ایک بالکل نیا" انداز "پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو خود کو تبدیل کرنے کی تعلیم دی ہے وہ بیک وقت مذہبی اور اخلاقی دونوں طرح کی تھی۔[19]

مزید برآں اسماعیل راجی الفاروقی نے عیسائیت اور اسلام کے درمیان صوفی مماثلت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مسیحیت کے نقطہ نظر میں تصوف یسوع کی کامیابی کی تکمیل ہے۔ یہ یسوع کی طرف سے خود کو انقلابی طور پر تبدیل کرنے کے لیے مقرر کردہ تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ یسوع نے یہودیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قبیلے کے ساتھ ساتھ خدا کے طور پر ان کی وابستگی کو مسترد کردیں جسے انہوں نے اسرائیل، نسل، برادری، سیاسی ریاست، عبادت اور خواہش کے مقصد کے طور پر شناخت کیا۔ دریں اثناء اسلام کے نقطہ نظر سے یہ اسلام کی کامیابی کا نتیجہ ہے۔ یہ تزکیہ نفس کا ایک عمل ہے، اختتام ہمیشہ صرف خدا کی طرف سے روح کا عزم ہے۔ محمد ﷺ کی تعلیم مکہ میں شرک کے خلاف لڑنا تھا۔ مسیحی اور اسلام دونوں کی تصوف کی تشریح ایک جیسی ہے کیونکہ اس کا مقصد روح کو خدا کے سوا کسی بھی چیز سے پاک کرنا ہے۔[20]

ج۔ اسلام میں اسماعیل راجی الفاروقی کی خدمات

پروفیسر اسماعیل راجی الفاروقی جدید دور کے واحد مسلمان پروفیسر تھے جنہوں نے قبل از ہجری اسلام کے بارے میں تحقیق و تدقیق کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک عالمی نظریے اور تہذیب کے طور پر مطالعہ اور تحقیق کے لئے اس کے سیاق وسباق کی اہمیت پر اصرار کیا۔ انہوں نے اس بات پر دباؤ ڈالا کہ اسلام اور تقابلی مذہب کے بارے میں مسلم مطالعات میں اس پہلو کو نظر انداز کرنا علم کے میدان میں اسلامی علوم کی کمزور اور پسماندہ حالت کا سبب ہے۔ پروفیسر فاروقی کے نزدیک انسان بنیادی طور پر فطرت کے مزاج پر پیدا ہوتا ہے اور یہ مزاجِ فطرت اسلام ہے۔ جو کہ خود کو کامل طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے اصولوں اور احکامات کے تابع کرتا ہے۔ اسلام اس بات سے متفق ہے کہ تمام مذاہب دینِ فطرت پر مبنی ہوتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:" تمام انسان پیدائشی طور پر مسلمان ہوتے ہیں یہ ان کے والدین ہیں جو انہیں عیسائی یا یہودی بناتے ہیں۔" اسی طرح قرآن مجید نے دینِ فطرت اسلام کو" دینِ حنیف "کا نام دیا ہے۔

اسلام کا خلاصہ

اسماعیل راجی الفاروقی کے نزدیک ایک مسلمان ایک "توحید پسند" اخلاقی نقطہ نظر رکھتا ہے۔ جس کی بنیاد دین کے بارے میں قرآنی نقطہ نظر میں ہے جو توحید، آفاقیت، رواداری اور زندگی کی تصدیق کے اصولوں پر مبنی ہے۔ جو مادیت اور نسلی مذہبی تنازعات کے معاصر چیلنجوں سے نمٹنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ مذاہب، ثقافتوں اور تہذیبوں کے درمیان مکالمے میں مسلمانوں کی شراکت داری میں بھی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ اسماعیل

[19] Al-Faruqi, Ismail Raji, *Christian Ethics: A Historical and Systematic Analysis of Its Dominant Ideas* (Kuala Lumpur: A.S. Noordeen, 1999), 46.
[20] Al-Faruqi, Christian Ethics, 24.

راجی الفاروقی توحید کے "توحیدی" مذہبی نظریے اور "افسانوی" مذہبی عالمی نظریے کے درمیان فرق کرتے ہیں، جو ایک سے زیادہ خداؤں پر ایمان یا عبادت کی بنیاد بناتا ہے۔ افسانوی نظریہ یہ تصور کرتا ہے کہ روحانی سچائیوں کو افسانوں اور علامتوں کے ذریعہ بہتر طور پر سمجھا جاتا ہے۔ یہ انسانی ذہن کو توحید کے تجریدی مذہبی نظریے سے آگے بڑھنے میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔[21]

دوسرے مذاہب کے متعلق اسلام کے نظریات اس کے مذہبی تجربے کے جوہر سے نکلتے ہیں۔ یہ جوہر تنقیدی طور پر جاننے کے قابل ہے۔ یہ نہ تو "پیراڈوکس" کا موضوع ہے اور نہ ہی "مسلسل وحی" کا موضوع ہے اور نہ ہی مسلمانوں کی طرف سے تعمیر یا تعمیرِ نو کا مقصد ہے۔ یہ بات آج کے انسان کے لیے اتنی ہی واضح طور پر قابلِ فہم ہے جتنی کہ نبی اکرم ﷺ کے دور (570-632 عیسوی) کے عرب کے لیے تھی کیونکہ قرآنی متن کی گرامر، لغت، نحو اور ترجمہ کے زمروں اور عربی زبان میں عربی شعور کے زمروں میں صدیوں سے کوئی تبدیلی وقوع پذیر نہیں ہوئی ہے۔ یہ رجحان واقعی منفرد ہے کیونکہ عربی وہ واحد زبان ہے جو تقریباً دو ہزار سال سے ایک جیسی ہے، جس کی پچھلی چودہ صدیاں یقینی طور پر قرآن مجید کی وجہ سے ہیں۔ کوئی بھی اس بات کا منکر نہیں ہے کہ اسلام کا ایک قابل شناخت جوہر ہے جو قرآن مجید میں پڑھنے کے قابل ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ جوہر ہر ہونٹ، ہر دماغ، ہر دن کے ہر گھنٹے میں رہا ہے۔ اسلام کا خلاصہ توحید یا لا الہ الا اللہ ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔[22]

المبحث الثالث: شیخ احمد دیدات اور ڈاکٹر اسماعیل راجی الفاروقی کی پیش کردہ تعلیمات کا تقابلی جائزہ

الف۔ شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے اسلام سے متعلق مشترک نظریات

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے خدا کی وحدانیت (توحید) پر اسلامی عقیدے کی وضاحت کی، جس میں کثرت یا خدا کے ساتھ شراکت داری کے کسی بھی تصور کی تردید کی گئی۔ وہ اکثر عیسائیت میں تثلیث کے تصور پر بحث کرتے تھے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے توحید کے تصور کا دعویٰ کیا۔ الفاروقی نے دنیا کو حقیقی خدا کی حقیقی شناخت کے ساتھ اس کا ادراک کرنے اور اس کی حقیقی عبادت، اطاعت اور اس کے اپنے بنائے ہوئے ابدی قوانین کی خدمت کے لیے قائل کرنے کی کوشش کی۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے محمد ﷺ کے نبی ہونے کا بڑے پیمانے پر دفاع کیا اور دلیل دی کہ وہ خدا کے آخری رسول تھے اور ان کی تعلیمات عالمگیر اور ہر زمانے کے لیے قابلِ اطلاق تھیں۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی بھی پیغمبرِ اسلام ﷺ کے ساتھ اسلام میں ختمِ نبوت پر زور دیتے ہیں۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ محمد ﷺ نبیوں کی مہر ہیں اور نبی کریم ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔

[21] Al-Faruqi, Ismail Raji and David E. Sopher, *Historical Atlas of the Religions of the World* (New York: Macmillan, 1974), 7-8.
Al-Faruqi, Ismail Raji, "History of Religions: Its Nature and Significance for Christian Education and the Muslim-Christian Dialogue," *Numen* 12, no. 1 (1965): 64.
[22] Al-Faruqi, Ismail Raji, *Islam and Other Faiths* (Leicester, UK: Islamic Foundation, 1998), 131-133.

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے بائبل میں کی گئی تحریف کو چیلنج کیا اور قرآن کی معجزاتی نوعیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والا اللہ تبارک و تعالیٰ کا غیر متبدل کلام ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی قرآن کو اسلام میں حتمی اقتدار کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ الفاروقی اس کی خدائی اصل، تکمیل اور تحفظ پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے کلام قرآنِ مجید کا نزول حضرت محمد ﷺ پر ہوا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات پر زور دیا اور ذاتی اور معاشرتی طرزِ عمل میں انصاف، ہمدردی اور راست بازی کی وکالت کی۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے اسلامی اخلاقی اصولوں کی وضاحت کرتے ہوئے اخلاقی اقدار جیسے انصاف، ہمدردی، ایمانداری اور عاجزی کو اسلامی تعلیمات کا لازمی جزو قرار دیا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے روحانی تکمیل اور اندرونی سکون پر زور دیا جو اسلام مؤمنوں کو فراہم کرتا ہے اور لوگوں کو خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو گہرا کرنے اور اسلامی تعلیمات سے سکون حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے اسلامی روحانیت میں جھانک کر ذکر، مراقبہ اور روحانی طہارت جیسے طریقوں کو خدا کی قربت اور باطنی سکون حاصل کرنے کے ذرائع کے طور پر تلاش کیا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اسلام میں خواتین کے حقوق اور حیثیت پر تبادلہ خیال کیا اور اسلامی تعلیمات کے ذریعہ خواتین کو فراہم کردہ مساوات اور وقار پر زور دیا۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے اسلامی فریم ورک کے اندر صنفی مساوات کی وکالت کی۔ ثقافتی تعصبات اور غلط فہمیوں کو دور کرتے ہوئے خواتین کے حقوق اور وقار کی توثیق کے لیے اسلامی تعلیمات کی تشریح کی۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات اکثر اسلام کا موازنہ دوسرے مذاہب، خاص طور پر عیسائیت سے کرتے تھے۔ انہوں نے اسلام کی برتری پر زور دینے کے لیے مماثلت اور اختلافات کو اُجاگر کیا، اکثر مذہبی اور نظریاتی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی۔	❖ تقابلی مذہب کے ممتاز عالم اسماعیل راجی الفاروقی نے ایک جامع نظریہ تیار کیا جس میں مختلف عقائد کے درمیان تفہیم اور تعاون کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ الفاروقی کا تقابلی نقطہ نظر مشترکات کی شناخت اور ہر مذہب کی انفرادیت کا احترام کرنے پر مرکوز تھا۔ اسماعیل راجی الفاروقی نے استدلال کیا کہ مذاہب کے مابین حقیقی مکالمے کو سطحی تبادلوں سے آگے بڑھنا چاہیے اور گہری فکری اور روحانی تفہیم کا مقصد ہونا چاہیے۔ انہوں نے علم کی اسلامائزیشن، اسلامی اصولوں کو جدید علوم کے ساتھ مربوط کرنے کی وکالت کی اور بین المذاہب مکالمے اور باہمی احترام کی بنیاد کے طور پر توحید کی اہمیت پر زور دیا۔

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر پر مباحثہ کیا اور خدا کے بیٹے کے بجائے نبی کی حیثیت پر زور دیا۔ شیخ احمد دیدات نے تثلیث کے مذہبی تصور اور یسوع کی الوہیت کے خلاف دلیل دی اور صلیب پر چڑھانے کے تصور کو مسترد کر دیا۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی اسلامی روایات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے احترام کی وکالت کرتے ہیں۔ الفاروقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے قرآنی احترام پر روشنی ڈالتے ہیں اور حضرت مریم علیہا السلام کو ان کی والدہ کی حیثیت سے عزت بخش مقام پر زور دیتے ہیں۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اسلام میں جہاد کے تصور کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مراد بنیادی طور پر غیر منصفانہ تشدد یا جارحیت کے بجائے اپنی اصلاح اور اپنے عقیدے کے دفاع کے لیے روحانی جدوجہد ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفارقی کا جہاد کے بارے میں نظریہ ایک باریک فہم ہے جو جہاد کے محض جسمانی جنگ کے طور پر عام تصور سے بالاتر ہے۔ فاروقی نے اس بات پر اصرار کیا کہ جہاد ایک وسیع تر روحانی، فکری اور سماجی جدوجہد کا احاطہ کرتا ہے جس کا مقصد اسلامی اصولوں کے مطابق عدل و انصاف قائم کرنا ہے۔ فاروقی نے جہاد کو اسلامی عقیدے اور عمل کا ایک لازمی جزو قرار دیا، جس میں صالح زندگی گزارنے، معاشرے میں انصاف کو فروغ دینے اور مسلم کمیونٹی کا دفاع کرنے کی کوشش شامل ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ جہاد صرف مسلح جدوجہد تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں امن، انصاف اور اخلاقی سالمیت کے حصول کے لئے متعدد اقدامات شامل ہیں۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے سائنسی علم کے ساتھ اسلام کی مطابقت پر تبادلہ خیال کیا اور ایسی مثالوں پر روشنی ڈالی جہاں اسلامی تعلیمات سائنسی دریافتوں کے ساتھ منسلک ہیں۔	❖ اسماعیل راجی لفاروقی کا خیال تھا کہ اسلام جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کا مخالف نہیں ہے، چاہے وہ ماضی پر مبنی ہو یا جدید تصورات پر۔ اسلام کی ذمہ داری ایک اخلاقی ذمہ داری ہے جو اخلاقیات، مذہب اور سائنس کے دائرے میں دی گئی ہے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے مسلمانوں کو اپنے عقیدے کے بارے میں علم حاصل کرنے کی اہمیت پر زوور دیا تاکہ اس پر صحیح طریقے سے عمل کیا جا سکے اور مؤثر طریقے سے اس کا دفاع کیا جا سکے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے ایک مضبوط مسلم شناخت کو فروغ دینے اور اسلامی اصولوں پر مبنی تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دینے میں اسلامی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اسلام میں صدقہ (زکوٰۃ) اور سخاوت کی اہمیت پر زور دیا اور مسلمانوں کو ترغیب دلائی کہ وہ ضرورت مندوں کی مدد کریں اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کریں۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے اسلامی انسان دوستی اور خیراتی عطیات (صدقہ) پر تبادلہ خیال کیا۔ جس میں اسلام میں سماجی بہبود، معاشرہ کی امداد اور دولت کی دوبارہ تقسیم کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اسلام میں سماجی انصاف کے اصولوں کی وکالت کی۔ جس میں دولت کی منصفانہ تقسیم، فلاحی انتظامات اور پسماندہ افراد کی مدد شامل ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے سماجی انصاف کے اسلامی اصولوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ وسائل کی منصفانہ تقسیم فلاحی انتظامات اور اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر پسماندہ برادریوں کو بااختیار بنانے کی وکالت کی۔

ب۔ شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے عیسائیت سے متعلق مشترک نظریات

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے تثلیث کے عیسائی نظریہ کے خلاف دلیل دی، اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت (توحید) پر اسلامی عقیدے پر زور دیا اور سہ فریقی خدا کے تصور کی تردید کی۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے استدلال کیا کہ مسیحیت میں تثلیث کا تصور خالص توحید سے سمجھوتہ نہیں کرتا جو اسلامی عقیدے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ الفاروقی کا ماننا تھا کہ ایک خدا میں تین افراد کا تصور پیچیدگی پیدا کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت سے متصادم ہے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر پر تبادلہ خیال کرتے تھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے بیٹے کے بجائے نبی کی حیثیت پر زور دیتے تھے۔ احمد دیدات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی نظریات کا عیسائی عقائد سے موازنہ کیا اور بائبل کے شواہد اور مذہبی اختلافات پر توجہ مرکوز کی۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخی شخصیت کا تجزیہ کیا اور ان کی زندگی اور مشن کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیا۔ الفاروقی نے بعض مسیحی داستانوں کی تاریخی صداقت پر سوال اٹھایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسلامی تصویر کشی پر اصرار کیا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے بائبل کے اندر پائے جانے والے تضادات کو اُجاگر کیا اور خدا کے غیر تبدیل شدہ کلام کے طور پر اس کی معتبریت کو چیلنج کیا۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے بائبل کی صداقت اور تحفظ کا تنقیدی جائزہ لیا اور اس کا موازنہ قرآن پاک سے کیا۔ اسماعیل راجی الفاروقی نے دلیل دی کہ قرآنِ پاک میں کائی تبدیلی نہیں آئی ہے، جب کہ بائبل میں متعدد تبدیلیاں اور ترجمے ہوئے ہیں۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے پیغمبر محمد ﷺ کی آمد کے متعلق بائبل میں مبینہ پیشگوئیوں پر تبادلہ خیال کیا اور ایسی تشریحات پیش کیں جو بائبل کے صحیفوں میں حضرت محمد ﷺ کے ذکر کی نشاندہی کرتی ہیں۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے اسلام اور عیسائیت میں انبیاء کے کردار پر روشنی ڈالی اور اس بات پر تبادلہ خیال کہ دونوں مذاہب میں انبیاء کو کس طرح مختلف انداز میں دیکھا جاتا ہے۔ الفاروقی نے اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی نبوت کے خاتمے پر زور دیا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے نجات کے بارے میں اسلامی عقائد کا عیسائی نظریات سے موازنہ کرتے ہوئے اسلامی تصورِ نجات کو کفارہ کے بجائے ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے استعمال کرنے پر زور دیا۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے نجات کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر پیش کیا اور اسے عیسائی نقطہ نظر سے متضاد قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ اسلام خدا پر ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے نجات کا درس دیتا ہے نہ کے کفارہ کے ذریعے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے عیسائیت اور اسلام میں حضرت مریم

مریم علیہا السلام کے متعلق اسلامی نقطہ نظر پر بحث کی اور اُنہیں اسلام میں ایک قابلِ احترام شخصیت کے طور پر پیش کیا لیکن عیسائیوں کی جانب سے انہیں خدائی ماں کا درجہ دینے سے انکار کیا۔	علیہا السلام کے کردار کا موازنہ کرتے ہوئے دونوں روایات میں مریم علیہا السلام کی عزت و تکریم پر روشنی ڈالی اور مذہبی تناظر میں فرق کو نوٹ کیا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے نئے عہد نامہ میں چار انجیلوں کے اختیار اور اعتبار پر سوال اٹھایا اور بائبل کے بیانات میں تضادات کو اُجاگر کیا۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے بائبل کی تاریخی اور متنی اعتبار پر سوال اٹھانے کے لیے جدید بائبل کی تنقید کے آلات کا استعمال کیا، خاص طور پر نئے عہد نامہ کے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے عیسائیت کے اندر بُت پرستی کے عناصر پر تبادلہ خیال کیا، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت اور مورتیوں اور مجسموں کی پوجا۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے عیسائیت میں مورتیوں کے کردار کا تجزیہ کیا۔ اسلامی نقطہ نظر سے تصاویر اور مجسموں کی پوجا کو تنقید کا نشانہ بنایا جو اس طرح کے طریقوں کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔

ج۔ شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے یہودیت سے متعلق مشترک نظریات

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اکثر یہودیت اور اسلام کے درمیان توحید کے مشترکہ عقیدے کو اجاگر کیا اور اسے عیسائیت میں تثلیث کے تصور سے تشبیہ دی۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودیت اور اسلام کے درمیان توحید کے مشترکہ عقیدے پر زور دیا۔ الفاروقی نے دلیل دی کہ دونوں مذاہب کی جڑیں ایک خدا کی عبادت میں ہیں جو بین المذاہب مکالمے کے لیے ایک بنیادی مشترکہ بنیاد تشکیل دیتی ہے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے استدلال کیا کہ یہودی صحیفوں میں، خاص طور پر تورات اور عہد نامہ قدیم کی دیگر کتابوں میں پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری کی پیش گوئی کی گئی ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودیت میں نبوت کے تصور پر بحث کی اور اس کا موازنہ اسلامی تفہیم سے کیا۔ الفاروقی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ دونوں مذاہب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بہت سے نبیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور اسلام پیغمبرِ اسلام نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے ساتھ نبوت کی روایت کے تسلسل اور تکمیل کو تسلیم کرتا ہے۔
❖ مسیحی بائبل پر اپنی تنقید کی طرح شیخ احمد حسین دیدات نے یہودی صحیفوں کی صداقت اور تحفظ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ تغیر و تبدل سے گزرے ہیں۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودی صحیفوں کے سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر کا جائزہ لیا اور انہیں اللہ جل شانہٗ کی جانب سے الہام کردہ متن کے طور پر تسلیم کیا جو وقت کے ساتھ ساتھ انسانی تبدیلیوں کا شکار رہی ہیں اور اس کا موازنہ قرآن کے تحفظ میں اسلامی عقیدے سے کیا گیا ہے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیوں کی توقعات پر تبادلہ خیال کیا اور ان کا موازنہ ایک مسیحائی شخصیت کی آمد کے بارے میں اسلامی عقائد سے کیا، اختلافات اور	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودی مسیحائی توقعات پر بحث کی اور ان کا موازنہ اسلامی تعلیمات سے کیا۔ الفاروقی نے اس بات پر اصرار کیا کہ دونوں مذاہب مستقبل کی ایک ایسی شخصیت کے منتظر ہیں جو

مشترکات پر زور دیا۔	انصاف اور امن لائے گی۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے یہودی قانون کے کچھ پہلوؤں پر تنقید کی اور ان کا موازنہ شریعت (اسلامی قانون) سے کیا اور دلیل دی کہ اسلامی قانون زیادہ جامع اور منصفانہ قانونی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودی قانون کا اسلامی شریعت سے موازنہ کرتے ہوئے اپنے پیروکاروں کے اخلاقی طرزِ عمل کی راہنمائی میں ان کے متعلقہ کردار کو نوٹ کیا۔ الفاروقی نے اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ کس طرح دونوں قانونی نظاموں کا مقصد روزمرہ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کو نافذ کرنا ہے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے یہودیت اور اسلام میں انبیاءِ کرام کے کردار پر بحث کی اور اس بات پر اصرار کیا کہ دونوں مذاہب حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت داوٗد علیہم السلام جیسی شخصیات کا احترام کرتے ہیں، لیکن حضرت محمد ﷺ کو تسلیم کرنے میں اختلاف رکھتے ہیں۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے اخلاقی توحید کی تشکیل میں یہودی انبیاء کے کردار پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح ان کے پیغامات اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اکثر پیغمبرانہ روایت کے تسلسل کا حوالہ دیا جس کا نتیجہ حضرت محمد ﷺ پر نکلا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے یہودیت اور اسلام دونوں میں یروشلم کی اہمیت کو دریافت کیا، شہر کی مذہبی اہمیت کو اُجاگر کیا اور پُر امن بقائے باہمی اور باہمی احترام کی وکالت کی۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودیت اور اسلام دونوں میں یروشلم کی مذہبی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ الفاروقی نے شہر کی تاریخی اور مذہبی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا اور اس کی مقدس حیثیت کے متعلق باہمی احترام اور تفہیم کی وکالت کی۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان بین المذاہب مکالمے کی اہمیت پر زور دیا۔ مذہبی اور سیاسی اختلافات کو دور کرتے ہوئے باہمی افہام و تفہیم اور تعاون کی حوصلہ افزائی کی۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان مثبت بین المذاہب تعلقات کے خیال کو فروغ دیا۔ الفاروقی کا ماننا تھا کہ باہمی احترام اور ایک دوسرے کے مذہبی عقائد کی تفہیم پُر امن بقائے باہمی کا باعث بن سکتی ہے۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے یہودی رسومات اور طریقوں کا موازنہ اسلامی رسومات وعبادات سے کیا۔ غذائی قوانین، ختنہ اور نماز کی رسومات جیسی مماثلتوں کو اُجاگر کیا، جب کہ یہ دلیل دی کہ اسلام زیادہ مکمل اور حتمی وحی فراہم کرتا ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودیت اور اسلام کے مابین مشترکہ رسومات اور علامتوں پر تبادلہ خیال کیا۔ جیسے ختنہ، غذائی قوانین اور نماز اور روزہ کی اہمیت۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اس بات پر دباؤ ڈالا کہ اسلام کا خالص توحید کا تصور یہودیت میں پائی جانے والی اصل توحیدی تعلیمات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے اس بات پر اصرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہودیوں کی تفہیم اللہ تعالیٰ کے اسلامی تصور کے ساتھ قریب سے مطابقت رکھتی ہے۔ الفاروقی نے نشاندہی کی کہ دونوں عقائد خدا کی انسان نما نمائندگی کو مسترد کرتے ہیں۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کی یہودی	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودیت میں عہد کے تصور کا تجزیہ کیا

تشریح پر تنقید کرتے ہوئے دلیل دی کہ اسلام حضرت محمد ﷺ پر آخری وحی کے ذریعے عہد کی توثیق کرتا ہے اور اسے پورا کرتا ہے۔	اور اس کا موازنہ اسلامی تصورِ الٰہی (شریعت) سے کیا۔ الفاروقی نے کہا کہ دونوں مذاہب میں قانون اور احکامات پر زور دیا گیا ہے جو ایک صالح زندگی گزارنے کا ذریعہ ہیں۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات نے یہودیوں کے جانوروں کی قربانی کے رواج کا موازنہ اسلامی تعلیمات سے کیا، خاص طور پر عید الاضحیٰ کی قربانی کی اہمیت کے ساتھ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے بیٹے کی قربانی پر آمادگی سے جوڑا۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے یہودیت اور اسلام میں مذہبی تہواروں اور عبادات کا موازنہ کیا۔ جیسے یومِ کپور (Yom Kippur) اور رمضان، معاشرہ اور روحانی تجدید کو فروغ دینے میں ان کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

د۔ شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے اسلام سے متعلق متفرق نظریات

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے مناظروں اور مکالمات کے ذریعے اسلام کی تبلیغ کی۔ ان کے مشہور مناظروں میں انہوں نے عیسائی مشنریوں اور علماء کے ساتھ مباحثے کیے اور اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ شیخ احمد دیدات کا انداز جارحانہ تھا جس میں وہ اپنے مخالفین کے عقائد پر سخت تنقید کرتے اور بائبل میں موجود تضادات کو نمایاں کرتے۔	❖ اسماعیل راجی الفاروقی نے زیادہ تر علمی اور فلسفیانہ مباحثے کا طریقہ اپنایا۔ انہوں نے اسلامی فلسفے اور علوم کو جدید تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کی۔ الفاروقی کا انداز زیادہ مفاہمتی تھا جس میں وہ اسلام کی تعلیمات کو بین المذاہب تفہیم کے ذریعے پیش کرتے تھے۔
❖ شیخ احمد دیدات کا کام زیادہ تر اسلامی تعلیمات کے دفاع اور تبلیغ پر مرکوز تھا۔ ان کا مقصد مسلمانوں کو اپنے دین کے بارے میں معلومات فراہم کرنا اور غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا تھا۔ ان کی حکمت عملی زیادہ تر مناظروں اور عوامی جلسوں میں مباحثے پر مبنی تھی جہاں وہ عیسائیت اور اسلام کے درمیان موازنہ کرتے تھے۔	❖ الفاروقی نے اسلامائزیشن آف نالج کے نظریے کو پیش کیا اور اس پر گہرائی سے کام کیا۔ ان کا ماننا تھا کہ اسلامی تعلیمات کو جدید علوم کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے تاکہ مسلمان علمی میدان میں ترقی کر سکیں۔ الفاروقی نے اسلامی فلسفے اور علوم کو جدید تعلیمی نصاب میں شامل کرنے کی کوشش کی اور مختلف تعلیمی اداروں میں تدریس کی۔
❖ شیخ احمد دیدات کا بین المذاہب مکالمہ مناظروں کی شکل میں تھا جس میں وہ عیسائی مشنریوں کے ساتھ براہ راست مباحثے کرتے تھے۔ ان کا مکالمہ چیلنجنگ اور مقابلہ بازی پر مبنی تھا جس کا مقصد عیسائیت کے عقائد کو غلط ثابت کرنا تھا۔	❖ الفاروقی نے بین المذاہب مکالمے کو علمی اور تحقیقی مباحثوں کی شکل میں فروغ دیا۔ انہوں نے مختلف مذاہب کے علماء کے ساتھ علمی تبادلہ خیال کیا اور بین المذاہب تفہیم کو فروغ دیا۔ ان کا مکالمہ تفہیمی اور مفاہمتی تھا جس کا مقصد مختلف مذاہب کے درمیان تفہیم اور ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔
❖ شیخ احمد حسین دیدات کا تعلیمی پس منظر محدود تھا اور انہوں نے خود سے مطالعہ کرکے علم حاصل کیا۔ ان کا کام زیادہ تر تبلیغ اور مناظروں پر مبنی تھا، جس میں وہ عوامی جلسوں میں اسلام کی حقانیت پیش کرتے تھے۔ دیدات نے اپنے پیغام کو عوام تک پہنچانے کے لیے	❖ الفاروقی نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور مختلف تعلیمی اداروں میں تدریس کی۔ ان کا کام علمی تحقیق، تحریر اور تعلیمی نصاب کی تشکیل پر مبنی تھا۔ الفاروقی نے تحقیقی مقالات اور کتابیں تحریر کیں جن میں انہوں نے اسلامی فلسفے اور علوم کو جدید تعلیمی نصاب میں شامل کرنے

بڑے جلسوں اور مناظروں کا سہارا لیا جہاں انہوں نے عیسائیت اور دیگر مذاہب کے عقائد کو چیلنج کیا۔	کی کوشش کی۔
❖ شیخ احمد دیدات کا زیادہ تر کام مذہبی عقائد کے موازنے اور تبلیغ پر مبنی تھا۔ انہوں نے فلسفیانہ اور علمی نظریات پر کم توجہ دی اور ان کا انداز زیادہ تر منطقی اور عملی تھا۔ دیدات کا طریقہ کار براہ راست اور مناظراتی تھا جس میں انہوں نے عیسائیت کے عقائد کو چیلنج کر کے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔	❖ الفاروقی نے فلسفیانہ اور علمی نظریات پر گہرائی سے کام کیا۔ انہوں نے اسلامی فلسفے کو جدید علوم کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی اور مختلف فلسفیانہ موضوعات پر تحقیق کی۔ الفاروقی نے اسلامی تعلیمات کو جدید فلسفیانہ نظریات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی اور اس پر علمی مباحثے کیے۔

ہ۔ شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے عیسائیت سے متعلق متفرق نظریات

❖ شیخ احمد حسین دیدات نے عیسائیت کے خلاف اپنے دلائل پیش کرنے کے لیے عوامی مناظروں کا طریقہ اپنایا۔ انہوں نے عیسائی مشنریوں کے ساتھ براہ راست مناظرے کیے اور ان کے عقائد کو چیلنج کیا۔ شیخ احمد دیدات کا انداز جارحانہ تھا، جس میں وہ عیسائیت کے عقائد پر سخت تنقید کرتے اور بائبل میں موجود تضادات اور خامیوں کو نمایاں کرتے۔ ان کے معروف مناظروں میں "Is the Bible God's Word?" اور "Crucifixion or Cruci-Fiction?" شامل ہیں۔	❖ الفاروقی نے عیسائیت کے مطالعے میں علمی اور فلسفیانہ مباحثے کا طریقہ اپنایا۔ انہوں نے تحقیقی مقالات اور کتابوں کے ذریعے اپنے نظریات پیش کیے۔ ان کا انداز زیادہ مفاہمتی تھا جس میں وہ عیسائیت کے عقائد کی تشریح اور تفہیم کے ذریعے بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیتے۔ ان کی کتاب "The Cultural Atlas of Islam" اس کا ثبوت ہے۔
❖ شیخ احمد دیدات نے بائبل میں موجود تضادات اور متنی اختلافات پر زور دیا۔ انہوں نے بائبل کے مستند ہونے کو چیلنج کیا اور عیسائی عقائد کی منطقی بنیادوں پر تنقید کی۔ ان کے کتابچے "What the Bible Says About Muhammad" اور "Combat Kit" اس حوالے سے مشہور ہیں۔ ان کی حکمت عملی یہ تھی کہ عیسائی مشنریوں کو ان کی اپنی کتاب کی بنیاد پر چیلنج کیا جائے اور ان کے عقائد کو غیر منطقی ثابت کیا جائے۔	❖ الفاروقی نے بائبل کا تحقیقی اور فلسفیانہ تجزیہ کیا۔ انہوں نے بائبل کی تاریخی پس منظر اور متنی تنقید پر کام کیا۔ ان کی تحریروں میں "Christian Ethics: A Historical and Systematic Analysis of Its Dominant Ideas" شامل ہے۔ ان کا مطالعہ زیادہ عمیق اور فلسفیانہ تھا جس میں انہوں نے بائبل کی تعلیمات اور ان کے اثرات پر غور کیا۔
❖ شیخ احمد دیدات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی کے طور پر پیش کیا اور ان کی خدائی حیثیت کو چیلنج کیا۔ انہوں نے بائبل کی آیات کا حوالہ دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انسانیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ان کی کتاب "Christ in Islam" اس موضوع پر تفصیلی بحث کرتی ہے۔ دیدات کا انداز زیادہ تر تنقیدی تھا جس میں وہ	❖ الفاروقی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت کو مفاہمتی انداز میں بیان کیا۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے عیسائی عقائد کی تشریح کی۔ ان کی تحریروں میں "Al-Tawhid: Its Implications for Thought and Life" شامل ہے۔ الفاروقی کا انداز زیادہ فلسفیانہ تھا جس میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی حیثیت کے عیسائی عقیدے کو رد کرتے تھے۔	وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور ان کے پیغام پر زور دیتے تھے۔
❖ شیخ احمد دیدات کا بین المذاہب مکالمہ مناظروں کی شکل میں تھا جس میں وہ عیسائی علماء کے ساتھ براہ راست مباحثے کرتے تھے۔ ان کے معروف مناظرے "The Quran or the Bible, Is The Bible God's Word?" کے عنوان سے مشہور ہیں۔ ان کا مکالمہ چیلنجنگ اور مقابلہ بازی پر مبنی تھا جس کا مقصد عیسائیت کے عقائد کو غلط ثابت کرنا تھا۔	❖ الفاروقی نے بین المذاہب مکالمے کو علمی اور تحقیقی مباحثوں کی شکل میں فروغ دیا۔ انہوں نے مختلف مذاہب کے علماء کے ساتھ علمی تبادلہ خیال کیا۔ ان کی کتاب "Islam and Other Faiths" اس کا ثبوت ہے۔ الفاروقی کا مکالمہ تفہیمی اور مفاہمتی تھا جس کا مقصد مختلف مذاہب کے درمیان تفہیم اور ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔

و۔ شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے یہودیت سے متعلق متفرق نظریات

❖ شیخ احمد حسین نے یہودیت کے عقائد اور مذہبی کتابوں کا تنقیدی تجزیہ کیا۔ انہوں نے بائبل کے پرانے عہد نامے کے مستند ہونے پر سوال اٹھایا اور اس میں موجود تضادات اور تحریفات کو نمایاں کیا۔ دیدات کی حکمت عملی یہ تھی کہ یہودیت کے بنیادی عقائد کو چیلنج کیا جائے اور اسلامی نقطہ نظر سے ان کا تجزیہ کیا جائے۔	❖ الفاروقی نے یہودیت کا علمی اور فلسفیانہ مطالعہ کیا۔ انہوں نے یہودی فلسفے اور مذہبی تعلیمات کو گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کی اور ان کے تاریخی پس منظر پر تحقیق کی۔ الفاروقی کا مطالعہ زیادہ تفہیمی تھا جس میں انہوں نے یہودی تعلیمات اور اسلامی تعلیمات کے درمیان مماثلتوں اور اختلافات کو نمایاں کیا۔
❖ شیخ احمد دیدات نے یہودی تاریخ کے مختلف واقعات اور ان کے مذہبی معانی کا تنقیدی جائزہ لیا۔ انہوں نے یہودیوں کے مصائب اور مشکلات کو ان کے دینی عقائد کی روشنی میں دیکھا۔ دیدات کا کام زیادہ تر مذہبی اور سماجی پہلوؤں پر مبنی تھا جس میں وہ یہودی تاریخ کے مختلف واقعات کو اسلامی نقطہ نظر سے بیان کرتے تھے۔	❖ الفاروقی نے یہودی تاریخ کا جامع مطالعہ کیا اور اس کے سماجی، ثقافتی اور دینی پہلوؤں پر تحقیق کی۔ انہوں نے یہودی معاشرت اور ان کی تاریخی ترقی کو بھی سمجھنے کی کوشش کی۔ الفاروقی کا مطالعہ بین المذاہب تفہیم کو فروغ دینے پر مبنی تھا جس میں انہوں نے یہودی تاریخ اور اسلامی تاریخ کے درمیان تعلق کو واضح کیا۔
❖ شیخ احمد دیدات نے تورات اور دیگر یہودی مذہبی کتابوں پر تنقید کی۔ انہوں نے ان کتابوں میں موجود تبدیلیوں اور تضادات کو نمایاں کیا اور ان کے مستند ہونے پر سوال اٹھایا۔ دیدات کا انداز زیادہ تر موازنہ کرنے والا تھا جس میں وہ یہودی مذہبی کتابوں کا قرآن کی تعلیمات کے ساتھ موازنہ کرتے تھے۔	❖ الفاروقی نے یہودی مذہبی کتابوں کا علمی اور تحقیقی تجزیہ کیا۔ انہوں نے ان کتابوں کی تاریخی اور فلسفیانہ بنیادوں کو سمجھنے کی کوشش کی۔ الفاروقی کا انداز زیادہ تفہیمی تھا جس میں انہوں نے یہودی مذہبی کتابوں کی تعلیمات اور ان کے اثرات پر غور کیا۔
❖ شیخ احمد دیدات کا بین المذاہب مکالمہ زیادہ تر مناظروں کی شکل میں تھا جس میں وہ یہودی علماء کے ساتھ براہ راست مباحثے کرتے تھے۔ ان کا مکالمہ چیلنجنگ اور تنقیدی تھا جس کا مقصد یہودیت کے عقائد کو چیلنج کرنا اور اسلامی تعلیمات کو پیش کرنا تھا۔	❖ الفاروقی نے بین المذاہب مکالمے کو علمی اور تحقیقی مباحثوں کی شکل میں فروغ دیا۔ انہوں نے یہودی علماء کے ساتھ علمی تبادلہ خیال کیا اور بین المذاہب تفہیم کو بڑھانے کی کوشش کی۔ الفاروقی کا مکالمہ تفہیمی اور مفاہمتی تھا جس کا مقصد مختلف مذاہب کے درمیان تفہیم اور ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔

نتائج بحث

شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی دو اسلامی اسکالر ہیں۔ جنھوں نے اسلام کی تبلیغ اور مطالعہ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان دونوں شخصیات کی خدمات کا تقابلی جائزہ لینے کے لیے ہم نے ان کے اہم علمی کارناموں اور کاموں پر نظر ڈالی ہے۔ دیدات نے مسیحی مشنریوں کے ساتھ مناظرے کیے اور اسلام کا دفاع کیا۔ ان کے مناظرے بہت مشہور ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں کو اپنے دین پر فخر کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ان کا مقصد تھا کہ مسلمانوں کو ان کے دین کے بارے میں علم دیا جائے اور عیسائی مشنریوں کے الزامات کا جواب دیا جائے۔ دیدات نے عیسائیت اور اسلام کے تقابلی مطالعے پر زور دیا۔ ان کا خیال تھا کہ مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کا مطالعہ کرنا چاہیے تا کہ وہ اپنے دین کا بہتر دفاع کر سکیں۔

انہوں نے قرآن اور بائبل کے موازنے پر کئی کتابیں اور پمفلٹس لکھے، جن میں دونوں کتابوں کے مندرجات اور تعلیمات کا تجزیہ کیا گیا۔

اسماعیل راجی الفاروقی نے اسلامی فکر اور فلسفہ پر کئی کتابیں لکھیں۔ انہوں نے بین الاقوامی اسلامی فکر کی تنظیم (IIIT) کی بنیاد رکھی۔ الفاروقی نے اسلامی علم کی تشکیل نو (Islamization of Knowledge) کا نظریہ پیش کیا۔ الفاروقی نے اکیڈمک اور تحقیقی انداز اپنایا۔

انہوں نے مغربی اور اسلامی فلسفہ کا تقابلی مطالعہ کیا اور اسلامی تعلیمات کو جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی۔

دیدات کا طریقہ مناظروں اور عوامی تقریروں پر مبنی تھا جبکہ الفاروقی نے علمی اور تحقیقی انداز اپنایا۔

دیدات کی خدمات زیادہ تر جنوبی افریقہ اور بین الاقوامی سطح پر مسیحی مشنریوں کے خلاف تھیں۔

الفاروقی کی خدمات زیادہ تر علمی میدان میں تھیں اور انہوں نے اسلامی فلسفہ کو جدید علمی دائرہ کار میں پیش کیا۔

سفارشات

1. شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کی تقابل ادیان میں خدمات کو اسلامی تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے تا کہ طلباء کو مختلف مذاہب کے بارے میں آگاہی حاصل ہو اور وہ اپنے دین کا بہتر دفاع کر سکیں۔
2. تقابل ادیان کے موضوع پر تحقیقی مراکز قائم کیے جائیں جہاں مسلم اسکالرز دیدات اور الفاروقی کے کاموں پر مزید تحقیق کریں اور نئے نظریات اور دلائل پیش کریں۔
3. بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیا جائے تا کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان بہتر تفہیم اور ہم آہنگی پیدا ہو۔ اس میں دیدات کے مناظروں اور الفاروقی کے مکالماتی اسلوب کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔
4. شیخ احمد دیدات اور اسماعیل راجی الفاروقی کے کاموں پر آن لائن کورسز اور ویبینارز منعقد کیے جائیں تا کہ دنیا بھر کے لوگ ان کے علم سے مستفید ہو سکیں۔
5. اسماعیل راجی الفاروقی کے اسلامائزیشن آف نالج کے نظریے کو مزید فروغ دیا جائے اور اس پر عمل درآمد کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں تا کہ اسلامی فکر کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا جا سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

***Bibliography* / کتابیات**

* Dīdāt, Aḥmad, *Yahūdiyat, ʿĪsāyat aur Islām*, trans. Miṣbāḥ Akram (2010)
* Dīdāt, Aḥmad, Archived 18 August 2013 at the Wayback Machine, Islamic Research Foundation. Retrieved 29 July 2009.
* Dziewanski, Dariusz, "Remembering the Life of Sheikh Ahmed Deedat," *Al Jazeera*, 8 August 2015. Retrieved 15 August 2015.
* Tasnim Abdur Rahman et al., "Al-Faruqi's Fundamental Ideas and Philosophy of Education," *Dinamika Ilmu: Journal Pendidikan*, 15(2) (2015):
* Esposito, John L., *The Oxford Encyclopedia of the Islamic World* (Oxford University Press, 2009).
* Al-Faruqi, Ismail Raji, *Christian Ethics: A Historical and Systematic Analysis of Its Dominant Ideas* (Kuala Lumpur: A.S. Noordeen, 1999).
* Al-Faruqi, Ismail Raji, "History of Religions: Its Nature and Significance for Christian Education and the Muslim-Christian Dialogue," *Numen* 12, no. 1 (1965).